مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۹ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ساڑھے سات بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

قادیان ۹ تبوک۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ آج صبح ڈلہوزی تشریف لے گئے

نواب زادہ میاں مسعود احمد صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خانصاحب مرحوم آف مالیر کوٹلہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا۔ جو حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا پوتا اور حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کا نواسہ ہے ہم اس ولادت باسعادت پر دونوں خاندانوں کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہیں دعا ہے اللہ تعالےٰ مولود کو عمر دراز عطا کرے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے برکات کا وارث بنائے

نظارت دعوۃ و تبلیغ کیطرف سے مولوی محمد یار صاحب عارف۔ مولوی عبد الغفور صاحب اور ملک محمد عبد اللہ صاحب کو پنڈی چری ضلع شیخوپورہ مناظرہ کے لئے بھیجا گیا۔

جلد ۳۴ | ۱۰ ماہ تبوک ۱۳۲۵ ہش | ۱۳ شوال ۱۳۶۵ھ | ۱۰ ستمبر ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۱۱

خطبہ جمعہ

مسلمانوں کی ہستی نہایت ہی خطرہ میں ہے

خدا تعالےٰ کے حضور دعائیں کی جائیں کہ وہ غیب سے مسلمانوں کی بیداری کے سامان پیدا کر

از سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء بمقام بیت الفضل ڈلہوزی

مرتبہ: مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
چونکہ وقت کافی ہو چکا ہے۔ اور

جمعہ کا وقت

کم رہ گیا ہے۔ گو جمعہ کے متعلق بعض فقہاء نے لکھا ہے کہ جمعہ اشراق سے عصر تک پڑھا جا سکتا ہے۔ اور سارا دن ہی اس کا وقت ہے۔ لیکن تعامل یہی ہے۔ کہ جمعہ ظہر کے اوقات میں ہی پڑھا جاتا ہے۔ اس لئے میں اختصار کے ساتھ خطبہ پڑھونگا۔

مختلف کاموں کو مختلف زمانوں میں اہمیت

حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کی مثالیں کئی دفعہ میں نے بیان کی ہیں۔ کہ ایک عبادت کو اس کے مناسب اوقات میں بجا لانا ہی نیکی ہے۔ اور اس نیکی کو اس کے مناسب اوقات

میں بجا نہ لانا

ہی اسے بدی بنا دیتا ہے۔ اور بعض دفعہ بدی کو کسی مناسب موقعہ پر کرنا بھی اسے نیکی بنا دیتا ہے۔ اس کی مثالیں میں کئی دفعہ بیان کر چکا ہوں۔ مثلاً

جہاد کا وقت

ہو۔ اور کوئی شخص مصلےٰ بچھا کر نماز شروع کر دے۔ اب بظاہر نماز ایک نیکی کا کام ہے۔ اور جو شخص نماز نہیں پڑھتا۔ اس کے متعلق اسلام کا حکم ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ لیکن جب جہاد شروع ہونے والا ہو یا شروع ہو چکا ہو۔ تو اس وقت کسی کا نماز شروع کر دینا اس کو گنہگار بنا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر دشمن اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے۔ تو وہ مسلمانوں کے جان و مال دونوں کو تباہ کر دیگا۔ اور جب مسلمان ہی نہ رہے۔ تو پھر نمازیں کون پڑھے گا۔ ایسے شخص کا ایک نماز پڑھنا لاکھوں بلکہ کروڑوں نمازوں کے ضیاع کا موجب ہوگا۔ جب

جنگ بدر

ہوئی۔ تو صحابہؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ایک عرشہ تیار کیا۔ اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس عرشہ پر بیٹھ کر دعا کریں۔ اور لڑائی میں شامل نہ ہوں۔ لڑائی کے لئے ہم کافی ہیں۔ آپ ہمارے لئے دعا فرمائیں۔ چنانچہ آپ نے نہایت رقت سے دعا شروع کی اور کہا اے خدا اگر تو نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا۔ اور تو نے ان کی مدد نہ کی۔ فلن تعبد فی الارض تو ان کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی شخص دنیا میں نہ رہے گا۔ یعنی نمازیں پڑھنے والے نہ ہوں گے تو نماز کون پڑھے گا پس جہاد کے موقعہ پر ایک

نمازی کی غفلت

سے کئی جانیں ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ فرض کرو ایک مومن کی غفلت سے صرف ایک مومن کی جان ضائع ہوتی ہے۔ تب بھی چونکہ عام طور پر انسان کی عمر پچاس ساٹھ سال ہوتی ہے۔ اگر وہ ساٹھ سال زندہ رہتا۔ تو ہزارہا نمازیں ادا کرتا۔ لیکن اس شخص کی ایک بے موقعہ نماز سے وہ سب نمازیں ضائع ہو گئیں۔ شریعت کا حکم ہے کہ سات سال کی عمر میں بچے کو نماز پڑھانی شروع کرنی چاہیئے۔ اور اگر دس سال کا ہو جائے اور نماز نہ پڑھے۔ تو اسے مار کر نماز پڑھائی جائے۔ اگر ہم یہی فرض کریں۔ کہ وہ پچاس سال زندہ رہتا اور ہر روز پانچ نمازیں پڑھتا۔ تو ایک سال میں ۱۸۲۵ نمازیں پڑھتا۔

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر
بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

اور اسے پچاس سے ضرب دیں۔ تو یہ تعداد اس کی پچاس سال کی نمازوں کی ہوگی۔ لیکن ایک شخص کی بے موقع نماز سے یہ سب نمازیں گنوا دیں۔ اور اگر اس شخص کی غلطی کی وجہ سے پانچ دس آدمی مارے گئے۔ تو لاکھوں نمازیں ضائع ہوئیں۔ ایسے شخص کا جہاد کے وقت نماز پڑھنا نیکی نہیں کہلا سکتا۔ اسی طرح

بعض دفعہ بدی نیکی بن جاتی ہے

اور اس کی مثال بھی میں کئی دفعہ دے چکا ہوں۔ کہ بڑوں کی بے ادبی کرنا ایک بہت بڑا گناہ ہے۔ اور ان کو جوتی یا بوٹ مارنا تو اور بھی کبیرہ گناہ ہے۔ لیکن اگر ایک شخص دیکھتا ہے۔ کہ اس کے باپ کے سر پر پیچھے سے سانپ چڑھ رہا ہے۔ اور اس کو ڈسنے والا ہے۔ تو اگر وہ کہے کہ والد صاحب آپ کی پیٹھ پر سانپ چڑھ رہا ہے۔ تو اتنی دیر میں وہ سانپ اس کے والد کو کاٹ لیگا۔ کیونکہ ان کیڑوں کو بیدار کرنے کے لئے چھوٹی سے چھوٹی حرکت بھی نہایت خطرناک ہوتی ہے۔ اب اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اسی جگہ پر اس کا سر کچل دے۔ اور اس کے پاس اس سانپ کو مارنے کے لئے کوئی چیز نہیں۔ اگر وہ کوئی چیز لینے جائے گا۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ اس کے آنے جانے کی حرکت سے یا اتنے وقت میں وہ سانپ کاٹ کھائے۔ اس کے لئے سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ وہ اپنا بوٹ اتار کر زور سے باپ کے سر پر مارے اگر نہیں مارے گا۔ تو گنہگار ہوگا۔ دیکھو وہی چیز جو بدی تھی نیکی بن گئی۔ اور جو عام حالات میں گناہ کبیرہ تھا۔ وہ ان خاص حالات میں نیکی بن گیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کسی ایک جگہ بھی مومنوں کے متعلق یہ نہیں فرمایا۔ کہ وہ نیک عمل کرتے ہیں۔ بلکہ ہر جگہ وعملوا الصّٰلحٰت آتا ہے۔ کہ وہ

عمل صالح

بجا لاتے ہیں۔ اور صالح کے معنے عربی زبان میں مناسب موقع اعمال بجا لانے کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان سے یہ مطالبہ نہیں کرتا۔ کہ انسان اندھا دھند بغیر موقع شناسی کے نماز روزہ اور حج یا دوسرے احکام شریعت کو بجا لاتا چلا جائے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان عبادتوں کے ساتھ یہ بھی قید لگا دی ہے۔ کہ وہ

موقع اور محل کے مطابق

ہوں۔ جن اعمال کے ساتھ موقع اور محل کو ملحوظ نہیں رکھا جائیگا۔ وہ نیکی کی بجائے بدی بن جائیں گے۔ روزہ ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ جو شخص عید کے دن روزہ رکھتا ہے وہ شیطان ہے۔ اسی طرح آپ نے نماز کے متعلق فرمایا کہ جو شخص سورج کے چڑھنے کے وقت یا جب سورج نصف النہار پر ہو۔ یا سورج کے غروب ہونے کے وقت نماز پڑھتا ہے۔ وہ گنہگار ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ویل للمصلین کہ نماز پڑھنے والے کے لئے لعنت اور عذاب ہے۔ حالانکہ نماز ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ وہ ایسے لوگوں کے لئے بدی بن گئی۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ وہ مناسب موقع نہیں۔ کیونکہ آگے بیان فرمایا ہے۔ کہ یہ لوگ صرف ریاء اور دکھاوے کے لئے نماز پڑھتے ہیں۔ پس ہر فعل کے متعلق یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ موقع اور محل کے لحاظ سے درست ہے یا نہیں۔ آج کل تمام عبادات میں سے

ضروری عبادت دعا ہے

آج کل جس قسم کے حالات میں سے مسلمان گذر رہے ہیں۔ وہ نہایت ہی تاریک ہیں۔ ہندوستان فلسطین۔ مصر انڈونیشیا ان سب جگہوں میں مسلمانوں کی ہستی نہایت ہی خطرہ میں ہے۔ ہندوستان میں جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ ایران میں روسی حکومت اپنا اثر و نفوذ پیدا کر رہی ہے۔ اس لئے ایرانی حکومت کو نہایت خطرناک حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انڈونیشیا میں ڈچ حکومت مسلمانوں کو غلام بنانے کی خاطر تمام قسم کے ہتھیار استعمال کر رہی ہے۔ ملایا میں چینیوں کو زبردستی گھسایا جا رہا ہے۔ ہندوستان سے چل کر ایران پھر فلسطین۔ مصر۔ انڈونیشیا ان سارے ہی علاقوں میں

مسلمان سخت خطرات میں

گھرے ہوئے ہیں۔ پس تمام دوستوں کو چاہیئے۔ ان دنوں میں خاص طور پر دعائیں کریں۔ دوسرے مسلمانوں کو بھی تحریک کرنی چاہیئے۔ کہ وہ بھی دعاؤں میں لگ جائیں۔ سوائے اس کے مسلمانوں کے لئے کوئی چارہ نہیں۔ مسلم لیگ آخر کیا کر سکتی ہے۔ وہ ریزولیوشن ہی پاس کر سکتی ہے۔ کیونکہ مسلمانوں میں استقلال سے کام کرنے کی عادت نہیں رہی۔ ایسے مسلمانوں سے آخر وہ کتنا کام لے سکتی ہے۔ جب تک مسلمان دنیا طلبی اور عیش و عشرت کے سامانوں کو نہیں چھوڑتے۔ اور ہر قسم کی قربانیوں کے لئے منظم نہیں ہو جاتے اور اپنے آپ کو ایسی قربانیوں کے لئے تیار نہیں کرتے۔ جو کہ تحت ظلال السیوف کی جاتی ہیں۔ اس وقت تک کامیابی ناممکن ہے۔ اور ان سے کوئی شخص بھی کام نہیں لے سکتا۔ مسلمان

خدائی مصیبتوں

کو برداشت کر سکتے ہیں۔ اور اس پر صبر کر سکتے ہیں۔ لیکن انسانی مصیبتوں پر صبر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی مصیبتوں کے سہنے کی عادت ہوگئی ہے۔ اور اس قسم کے عذاب کا مقابلہ کرنے اور ان پر صبر کرنے کے لئے بے عملی کی ضرورت ہے۔ لیکن جہاں انسانوں سے مقابلہ ہو۔ وہاں ان کے عذاب اور تکلیف کو مٹانے کے لئے عمل کی ضرورت ہے۔ بے عملی سے وہ عذاب اور بھی شدید ہو جاتا ہے پس اس وقت مسلمان خدائی مصیبتوں کے علاوہ بندوں کی مصیبتوں کا نشانہ بنائے گئے ہیں۔ اور ان کی اپنی حالت یہ ہے کہ وہ

سخت بے عمل

ہو چکے ہیں۔ اور کوئی تنظیم ان میں موجود نہیں۔ ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے دوستوں کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ غیب سے مسلمانوں کی بیداری کے سامان پیدا کرے۔ اور ان کی حالت کو بدل دے۔ گو عام طور پر

اللہ تعالیٰ کا قانون

یہ ہے کہ وہ انسان کو اس کے اعمال کے مطابق بدلہ دیتا ہے۔ لیکن بعض وقت اللہ تعالیٰ جب ضرورت سمجھتا ہے۔ تو معجزانہ طاقتیں بھی دکھا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اگر مسلمان بیدار نہیں ہوتے۔ تو خدا تعالیٰ ہی اپنی قدرت کا ہاتھ دکھائے۔ مسلمان چاہے کتنے ہی برے ہیں۔ لیکن بہرحال مسلمان تو کہلاتے ہیں۔ اور ان کے گرنے کی وجہ سے اسلام کی ترقی میں مشکلات پیدا ہوں گی۔ اور تبلیغ کے رستہ میں روکاوٹیں پیدا ہوں گی۔ دوسری قوموں کی نظر میں اسلام ذلیل ہو جائے گا۔ پس اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اے خدا تو یہ نہ دیکھ کہ یہ مسلمان کیسے ہیں۔ بلکہ تو یہ دیکھ۔ کہ مسلمانوں کے گرنے کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس طور پر اللہ تعالیٰ کی غیرت کو اکسانا چاہیئے۔ اور متواتر دعائیں کرنی چاہئیں۔ اور ان حالات کی تفصیلات کو مدنظر رکھ کر دعائیں کرنی چاہئیں۔ تاکہ دل میں جوش پیدا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہو۔ اور مسلمانوں سے یہ مصائب کے دن دور ہو جائیں۔

تحریک جدید کے آخری مہینے گذر رہے ہیں

"اگر دشمن کا ہر میدان میں مقابلہ کرنے کے لئے ہمارے مبلغوں کا ریلوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعہ سفر کرنا ضروری ہے۔ تو یہ کام ان کے اخلاص اور قربانی سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ روپیہ سے ہو سکتا ہے۔ پس جب یہ وہ زمانہ ہے۔ جبکہ جانی قربانی کے علاوہ مالی قربانی کی اہمیت بھی بڑھ گئی ہے"۔ تو آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنے بارھویں سال کے وعدے کو فوری ادا کریں۔ اب جبکہ سال سے بڑا حصہ بھی گذر گیا۔ اور آخری ماہ گذر رہے ہیں۔ آپ کا فرض ہے کہ اپنی رقم فوری ادا کریں۔ نہ صرف بارھویں سال کے وعدہ کی رقوم ہی بلکہ دفتر دوم کے سال دوم کے وعدے بھی اور دفتر دوم کے سال اول کے بقائے بھی۔ جماعتوں کے عہدہ دار خصوصاً توجہ فرماویں۔ اور افراد بھی۔ خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

روایات شیخ نور احمد صاحب مرحوم

بوساطت صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(۷)

اس کے بعد مولویوں نے پھر شور مچایا کہ عیسائیوں کے ساتھ تو بحث ہو چکی اب ہمارے ساتھ بحث کرو۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے بھی ایک اشتہار لاہور سے بھیجا کہ میں مرزا صاحب سے مباہلہ کے لئے امرتسر آتا ہوں صرف مباہلہ ہوگا۔ اور کوئی تقریر نہ ہوگی۔ حضرت صاحب نے اس کے جواب میں ایک اشتہار لکھا کہ ہرگز مولوی محمد حسین مجھ سے مباہلہ نہیں کریں گے۔ اور میرے سامنے تک نہ آئیں گے۔ اگلا دن مباہلہ کا تھا مولوی محمد حسین امرتسر آ گئے۔ اور مولوی عبدالحق سے مباہلہ ٹھہر چکا تھا۔ عیدگاہ میں بہت ہجوم ہو گیا۔ اور مولوی محمد حسین بھی اس ہجوم میں اچھے فاصلہ پر جا کھڑے ہوئے۔ کچھ تقریر کرنے لگے۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ بعد تقریر مولوی صاحب مباہلہ کریں گے۔ اور مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ یہ میرے سامنے مباہلہ کے لئے نہیں آئیں گے۔ یہ تو آ گئے۔ جب آدھا پون گھنٹہ تقریر میں گزار دیا۔ تو مولوی عبدالحق صاحب غزنویوں کے شاگرد غزنویوں کے مشورہ سے مباہلہ کے لئے آگے بڑھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مباہلہ کی دعا جو مولوی عبدالحق صاحب نے لکھ کر دی تھی۔ وہ زور سے انہی الفاظ میں پڑھی۔ آپ کی دعا کا لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ میں بھی پاس ہی کھڑا تھا۔ حضرت صاحب نے اور سب نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اور میں نے بھی الفاظ دعا سنکر اٹھائے۔ اسی عرصہ میں محمد یعقوب صاحب برادر حافظ محمد یوسف صاحب ضلعدار نہر جو غزنوی مولویوں کے معتقدوں میں سے تھے ایک چیخ مار کر روتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں آ پڑے اور کہا مجھے آپ بیعت کر لیں۔ حضرت نے فرمایا کہ مباہلہ سے فارغ ہو لینے دو۔ پھر بیعت لیں گے۔ یہ نظارہ دیکھ کر تمام غزنویوں اور ان کے معتقدوں کے ہوش اڑ گئے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب تو خدا جانے کہاں غائب ہو گئے۔ اس وقت لوگوں نے یقین کیا۔ کہ مرزا صاحب کی بات سچی ہوئی۔ کہ مولوی محمد حسین مباہلہ کے لئے نہیں آئیں گے۔ اور عبدالحق غزنوی نے کوئی دعا نہیں کی۔ مباہلہ ختم ہو گیا۔ حضور علیہ السلام مکان پر تشریف لے آئے۔ اور سب آدمی اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ مولویوں نے پھر شور مچایا۔ کہ ہم سے بحث ہونی چاہیئے۔ اس پر حضرت نے ایک اشتہار شائع کیا۔ کہ جن مولوی صاحب کو بحث کرنی ہے وہ کوئی مقام تجویز کریں۔ ہم تیسرے روز آج کے دن سے یہاں سے چلے جائیں گے۔ پھر کوئی شکایت نہ ہو۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب رئیس امرتسر نے مولویوں کو کہا کہ تم اب بحث کیوں نہیں کرتے۔ جبکہ مرزا صاحب نے بحث منظور کر لی ہے۔ جب وہ چلے جائیں گے۔ تب تم پھر شور مچاؤ گے۔ کہ مرزا صاحب بھاگ گئے۔ اور علماء امرتسر سے بحث نہیں کی۔ مولویوں نے جواب دیا کہ ہم بحث کریں گے۔ پہلے باہم مشورہ کر لیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مولویوں کو ڈرا رکھا تھا۔ کہ تم میں سے کوئی مولوی مرزا صاحب سے بحث نہیں کر سکتا۔ وہ ذرا سی دیر میں تمہیں قابو کر لیں گے۔ اور ایک دو سوال و جواب میں ہی تمہارا ناطقہ بند کر دیں گے۔ بہتر ہے کہ کسی بہانہ سے بحث کو ٹلا دیا جاوے۔ تمام امرتسر کے علماء مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی وغیرہ اور مولوی رسل بابا وغیرہ مولوی غلام اللہ قصوری وغیرہ ہم مشہور و غیر مشہور محمد جان کی مسجد کے نیچے کے حجرہ میں بیٹھ گئے۔ اور مؤذن سے کہدیا۔ کہ حجرہ کا دروازہ مقفل کر دے۔ اور کنجی اپنے پاس رہنے دے مولوی رسل بابا صاحب نے کہا کہ جو کوئی پوچھے کہہ دینا۔ کہ ہمیں دعوت میں لے گئے ہیں دیر میں آئیں گے۔ خواجہ یوسف شاہ صاحب اس مسجد میں مولویوں کو تلاش کرتے ہوئے آ گئے۔ مؤذن سے پوچھا مولوی صاحب کہاں ہیں۔ اس نے کہا دعوت میں گئے ہیں۔ پھر خواجہ صاحب موصوف مولوی عبدالجبار صاحب کے پاس گئے۔ وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ کہ دعوت میں گئے ہیں۔ خواجہ صاحب نے بلند آواز سے کہا کہ سب مولوی دعوت میں چلے گئے۔ یہاں کوئی بھی نہیں۔ اور آج کا دن بحث کا تھا۔ مرزا صاحب چلے جائیں گے۔ مولوی صاحبان بعد میں غل شور مچائیں گے۔ یہ مولوی کب بحث کریں گے۔ اس کے بعد مولویوں کی تلاش کی کہ کس کے دعوت ہے۔ اور محمد جان کی مسجد میں آئے۔ اچانک کسی سے پتہ لگ گیا۔ کہ تمام مولوی اسی مسجد کے نیچے کے حجرہ میں جمع ہیں۔ اور باہر دروازہ پر قفل لگا ہوا ہے۔ تاکہ کسی کو پتہ نہ لگے۔ مؤذن سے خواجہ صاحب نے پھر پوچھا کہ مولوی صاحب کہاں ہیں۔ مؤذن نے یہی جواب دیا۔ کہ دعوت میں گئے۔ خواجہ صاحب نے کہا کس کے ہاں۔ اس کا جواب خوفزدہ ہو کر دیا مجھے معلوم نہیں۔ پھر خواجہ صاحب نے کہا۔ کہ مسجد کے نیچے کے حجرہ کی کنجی کہاں ہے۔ اس نے کہا میرے پاس ہے فرمایا لاؤ اس نے کنجی دے دی۔ خواجہ صاحب نے حجرہ کھولا جب اندر جا کر دیکھا تو سب مولوی حجرہ کے اندر بیٹھے ہیں۔ مولویوں کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور کانپنے لگے۔ آج کا دن بحث کا دن ہے۔ اور تم چھپ کر بیٹھے ہو۔ اور کل کو مرزا صاحب چلے جائیں گے بحث کس وقت ہوگی۔ مولویوں نے کھسیانے ہو کر کہا کہ ہم مشورہ کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر میں آپ کو اطلاع دی جائیگی۔ آپ تسلی رکھیں۔ خواجہ صاحب تاکید کر کے چلے گئے۔ مولویوں نے یہ مشورہ کیا کہ ایک اشتہار چھپوالو۔ کہ مرزا صاحب نے بحث کی نہیں۔ اور بھاگ گئے علماء کے مقابلہ پر نہ آئے۔ جس وقت مرزا صاحب سٹیشن پر پہنچ جائیں۔ تو اشتہار جا بجا لگا دو۔ تا ہماری بات بنی رہے خواجہ صاحب نے معلوم کیا کہ مولوی صاحب بحث نہیں کریں گے۔ اور سچ یہ ہے کہ کر ہی نہیں سکتے۔ وہ بھی خاموش ہو رہے جب حضرت چلنے کو تیار ہوئے۔ تو حسب منصوبہ مخفیہ آپ کی سواری گاڑی کے پیچھے پیچھے اشتہار مولوی صاحبان تقسیم کرتے جاتے تھے۔ اور شور کرتے تھے۔ اور دیواروں پر بھی چسپاں کرتے تھے۔ اور زبان سے کہتے جاتے تھے کہ مرزا بھاگ گیا بھاگ گیا۔

دو چار روز کے بعد پھر سب امرتسر کے مولوی جمع ہوئے اور مشورہ کیا۔ اتفاق سے یہی بات نکلا۔ ہر ایک کی مختلف رائے تھی۔ کوئی کہتا تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو مرزا صاحب کے مقابلہ میں کھڑا کرو۔ اور کوئی مولوی عبدالجبار کو پیش کرتا تھا۔ اور کسی کی نظر مولوی رسل بابا پر تھی۔ مولوی غلام اللہ صاحب قصوری بولے کہ بحث سے تو انکار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ یہ لکھو کہ کابل چلو یا مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں بحث کرنی چاہیئے۔ نہ وہ وہاں جائیں گے نہ مباحثہ ہوگا۔

حضرت کے قادیان تشریف لے جانے کے بعد میں کچہری جا رہا تھا۔ راستہ میں آتھم کی کوٹھی آتی تھی۔ میں نے دیکھا کہ آتھم صاحب دھوپ میں چھتری لگا کر اپنی کوٹھی کے باغیچہ کو صاف کرا رہے تھے۔ میں نے کہا ڈپٹی صاحب اس وقت کیا کرا رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ گھاس جھاڑیاں صاف کرا رہا ہوں ایسا نہ ہو کہ کوئی سانپ نکل کر مجھے کاٹ کھائے۔ اور تم لوگ کہو کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ میں نے کہا کہ خوب احتیاط کرو۔ خدا کی قدرت کا نظارہ یہیں معلوم ہوگا۔ اس کے بعد آتھم صاحب کو ڈراؤنے اور خطرناک خواب آنے لگے۔ کہ رات کو چونک چونک کر اٹھتے اور کبھی چارپائی سے نیچے گر پڑتے تھے۔ اور شور مچا دیتے کہ ہائے میں مر گیا میں پکڑا گیا۔ آتھم صاحب کی یہ حالت دیکھ کر خانساماں کو جو مسلمان تھا موقوف کر دیا

اور مسلمانوں کا آنا جانا اور ملاقات کرنا یکدم بند کر دیا۔ ایک دفعہ بعد موقوفی انہی دنوں میں وہ خانساماں مل گیا۔ اس نے آتھم کا سارا حال بیان کیا۔ اور کہا کہ مجھے موقوف کر دیا ہے۔ جب آتھم صاحب نے کہا۔ کہ میں پکڑا گیا۔ مارا گیا۔ تو میں ان کے پاس ہی کھڑا تھا۔ اس وجہ سے مجھے موقوف کر دیا۔ کہ کہیں راز فاش نہ ہو جاوے۔ خانساماں کی زبانی یہ حال سنکر میں بھی آتھم صاحب کی کوٹھی پر گیا دیکھا۔ تو ایک آدمی پہرہ پر کھڑا ہے۔ اور پادریوں نے اسکو تاکید کی ہوئی ہے۔ کہ کوئی مسلمان یہاں نہ آنے۔ اور کہہ دیا جائے۔ کہ کسی مسلمان کو آتھم صاحب سے ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔ میں یہ دیکھ کر واپس چلا آیا۔ اور خانساماں کی بات کی تصدیق ہو گئی۔ مسلمان غیر احمدی بھی ملاقات یا کسی کام کے لئے جاتے تو ان سے بھی ملاقات کا موقعہ نہ دیا جاتا۔ اور آتھم صاحب کو تماشا اور کھیل میں لگاتے تھے اور شطرنج وغیرہ سے دل بہلاتے تھے۔ مگر آتھم صاحب کی دہشت بڑھتی ہی رہی اور روز بروز حالت تبدیل ہوتی رہی۔ اور کسی وقت چین اور آرام نہ آتا تھا۔ کبھی ہائے ہائے کہتے اور کبھی کہتے کہ میں پکڑا گیا اور نہیں بچنے کا۔ ادھر تو آتھم صاحب کی یہ حالت ہوئی۔ ادھر ان تمام پادریوں کے دلوں میں کھلبلی مچ گئی۔ ایک صاحب تو فوت ہو گئے۔ اور ایک صاحب نے گھبرا کر امرتسر چھوڑا اور عین سفر کی حالت میں ریل میں ہی فوت ہو گئے۔ اور پادری رائٹ صاحب کی وفات پر جو افسوس گرجا میں ظاہر کیا گیا۔ اس میں عیسائیوں کی مضطربانہ اور خوف زدہ حالت کا نظارہ مفصلہ ذیل الفاظ سے آئینہ دل میں منقش ہو سکتا ہے۔ جو اس وقت ہر بچہ کے مرعوب دل سے نکلے۔ اور وہ یہ ہیں۔ آج رات خدا کے غضب کی لاٹھی بے وقت ہم پر چلی۔ اور اسکی خفیہ تلوار نے بے خبری میں ہم کو قتل کیا۔ یہی رائٹ صاحب امرتسر کے نزیری مشنری تھے۔ انہوں نے سب کچھ منظور کیا۔ پر حق کو قبول نہ کیا۔

قتل انبیاءؑ کا عقیدہ اور اہل پیغام

(از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مبلغ کراچی)

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے مولوی محمدؐ علی صاحب کو مخاطب کر کے ۱۹۲۲ء میں لکھا تھا:۔

"قربان جاؤں اس مولا کریم کے جس نے باوجود کسی اہم ضرورت کے پیش نہ آنے کے محض اپنے ایک پیارے کی جسے اس نے اپنے ہاتھ سے خلیفہ بنایا۔ عزت رکھنے کے لئے اور اس کے مقابلہ میں اس کے دشمن کو اس کے اس خلاف اصول حملہ میں بھی ناکامی و نامرادی کا منہ دکھانے کے لئے احمدی لٹریچر میں پہلے سے ہی سامان رکھ دیا ہے۔ (الفضل ۲۷ فروری و ۲ مارچ ۱۹۲۲ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ سے اہل پیغام کی عداوت اور اعتراضات کے جوابات کے احمدی لٹریچر میں پہلے سے موجود ہونے کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ مگر ذیل میں صرف ایک تازہ مثال پیش کی جاتی ہے۔ مولوی عمرالدین صاحب شملوی نے لکھا ہے کہ:۔

(۱) "یہ بالکل غلط ہے۔ کہ کوئی سچا نبی کبھی قتل ہوا ہو۔ تورات شریف اور قرآن مجید دونوں اس پر گواہ ہیں۔"

(۲) "المصلح موعود غلطی سے یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ نبی قتل ہوئے ہیں۔ (پیغام صلح ۲۸ اگست ۱۹۲۶ء)

پیشتر اس کے کہ میں شملوی صاحب کے اس نکتہ کا جواب ان کو دوں۔ شیخ مصری صاحب کے الفاظ میں ہی یہ بھی کہہ دینا چاہتا ہوں کہ:۔ "مولوی صاحب! اگر کسی انسان کو کسی سے بغض ہو۔ تو اسے ایک حد کے اندر رکھنا چاہیئے۔ یہ نہ ہو کہ اسکی وجہ سے اس پر ایسے الزامات لگانے شروع کر دے جن سے اپنے معتقدات پر حملہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں وہ اپنے معتقدات کے ساتھ نادان دوست کا پارٹ ادا کر رہا ہوگا۔" (الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۲۲ء)

اس کے بعد میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ کیا بعض نبیوں کے قتل ہونے کا عقیدہ رکھنا واقعی "غلطی" ہے؟ اور اگر یہ بقول شملوی صاحب "غلطی" ہے۔ تو اسکی زد کس پر پڑتی ہے؟ تا کہ غیر مبایعین میں سے اگر کسی کو دین و ایمان سے کچھ بھی تعلق ہو تو وہ مولوی عمرالدین صاحب کو سمجھا سکیں۔

حکم عدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اعتقاد

بانیٔ اسلام حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے جس مسیح موعود علیہ السلام کو حکم عدل قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے۔ وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے۔ اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے"۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ خورد ص۲۷ حاشیہ)

لہٰذا ایک احمدی کہلانے والے کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ قتل انبیاء کے "تنازع" کا بھی "فیصلہ" حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کرائے۔ سو حضور اس کتاب تحفہ گولڑویہ کے ص۱۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ "محض قتل ہونے سے نبی کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا .... کیا یحیٰی نبی بھی قتل نہیں ہوا؟" ایسا ہی ایک اور جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"اگرچہ قتل ہونا مومن کے لئے شہادت ہے۔ لیکن عادت اللہ اسی طرح ہے۔ کہ دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے۔ (۱) ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں۔ جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہؐ میں ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم (۲) وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں۔ جیسے کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۷-۶۸)

اخبار "پیغام صلح" کا اعتقاد

نیز اخبار "پیغام صلح" لاہور ۱۱ نومبر ۱۹۱۷ء میں (اخبار الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۳ء سے نقل کرتے ہوئے) "قتل انبیاء" کے عنوان سے مندرجہ ذیل "ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام" شائع کئے جا چکے ہیں۔ کہ:۔

"قتل انبیاء پر سوال ہونے پر فرمایا:۔ توریت میں لکھا ہے۔ کہ جھوٹا نبی قتل کیا جائے گا۔ اس کا فیصلہ یہ ہے۔ کہ اگر قرآن کریم کی نص صریح سے پایا جائے۔ یا حدیث کے تواتر سے ثابت ہو۔ کہ نبی قتل ہوتے رہے ہیں۔ تو پھر ہم کو اس سے انکار نہیں کرنا پڑے گا۔ بہرحال یہ کچھ ایسی بات نہیں کہ نبی کی شان میں خلل انداز ہو۔ کیونکہ قتل بھی شہادت ہوتی ہے مگر ہاں ناکام قتل ہو جانا انبیاء کی علامت ہی سے نہیں۔ یہ مصالح پر موقوف ہے۔ کہ ایک شخص کے قتل سے فتنہ برپا ہوتا ہے۔ تو مصلحت الٰہی نہیں چاہتی کہ اسکو قتل کرا کر فتنہ برپا کیا جائے۔ جس کے قتل سے ایسا اندیشہ نہ ہو۔ تو اس میں حرج نہیں۔"

اگرچہ حوالے تو بہت ہیں۔ مگر میں نے بطور نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صرف تین حوالے جن میں سے ایک "پیغام صلح" کا پیش کردہ ہے۔ یہاں درج کر کے حضرت کا "فیصلہ" بتا دیا ہے۔ اور حضرت نے تحفہ گولڑویہ (حاشیہ ص۲۵) میں یہ بھی فرما دیا ہے۔ کہ:۔ "حکم کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے۔ اس کے بعد کوئی اپیل نہیں۔"

لیکن اگر اس قدر وضاحت کے باوجود بھی شملوی صاحب قتل انبیاء کے عقیدہ کو "غلطی" قرار دیں۔ تو پیغامی حضرات بتلائیں کہ پھر یہ "غلطی" کس کی ہے؟ اور اس "تنازع" کے "فیصلہ" کے لئے آپ لوگ "حکم عدل" شملوی صاحب کو مانتے ہیں یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا ارشاد

اس کے بعد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی دو حدیثیں بھی پیش کر دیتا ہوں۔ حضرت امام احمدؒ بن حنبل نے ابن مسعودؓ سے اور امام بیہقیؒ نے ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے کہ:۔ (الف) "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اشد الناس عذاباً یوم القیامۃ من قتل نبیاً او قتلہٗ نبی" (نیز دیکھو مشکوٰۃ صفحہ ۳۸۷) یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب اس شخص کو ہوگا۔ کہ جس نے کسی نبی کو قتل کیا ہو۔ یا جس کو کسی نبی نے قتل کیا ہو۔ (ب) ایسا ہی بخاری و مسلم میں یہ حدیث آئی ہے:۔ "والذی نفسی بیدہٖ لوددت ان اقتل فی سبیل اللہ ثم احی ثم اقتل ثم احی ثم اقتل

ثم احیی ثم اقتل" (مشکوٰۃ ص ۳۲۹)

اس حدیث کی تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بالفاظ ذیل فرمائی ہے کہ:-

"محض قتل ہونے سے نبی کی شان میں کچھ فرق نہیں آتا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میں یہ بات داخل ہے۔ کہ میں دوست رکھتا ہوں کہ خدا کی راہ میں قتل کیا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر قتل کیا جاؤں۔ تو پھر یہ بات قبول کے لائق ہے کہ قتل ہونے میں کوئی ہتک عزت نہیں"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۷)

الغرض احادیث نبویہ سے بھی ثابت ہے کہ نبی کا قتل ہونا ممکن ہے کیا پیغامی حضرات (معاذ اللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی یہ "غلطی" قرار دیں گے یا اپنی غلطی کا اعلان کرینگے

قرآن کریم سے امیر پیغام کا استدلال

اس کے بعد میں قرآن کریم سے قتل انبیاء کا ثبوت دینے کے لئے مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کی تفسیر کا اعتقاد پیش کرتا ہوں لکھتے ہیں:-

۱- "پس یقتلون النبیین میں یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ نبیوں کے قتل کے درپے ہوئے تھے اور یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ نبیوں کو قتل کر دیتے تھے"۔ (بیان القرآن ص ۷۱)

۲- زیر آیت واذ قتلتم نفساً لکھا ہے کہ:-

"خود قرآن کریم نے قوموں کو انبیاء کے قتل کے لئے ملزم کیا ہے پس یہ قرآن بتلاتے ہیں۔ کہ کسی نبی کے قتل کا ذکر ہے" (بیان القرآن ص ۷۸)

۳- "قد خلت من قبلہ الرسل سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے رسول بذریعہ موت یا قتل گذر چکے" (بیان القرآن ص ۳۹۸)

۶- ائمہ سلف کا اعتقاد و استدلال

۱- جناب مولوی محمد علی صاحب امام بیضاوی کی تفسیر کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ آیت قرآنیہ قد خلت من قبلہ الرسل افان مات او قتل کے رو سے:

"سارے پہلے انبیاء کے موت یا قتل سے گذر جانا ثابت ہے"

(بیان القرآن ص ۳۹۹)

۲- نیز تفسیر جلالین میں بھی زیر آیت "ویقتلون النبیین" (بقرہ ع ۵)

لکھا ہے:- "کزکریا ویحیی" کہ جن نبیوں کو قتل کیا گیا۔ ان میں سے حضرت زکریا و حضرت یحیی بھی ہیں۔ اور تفسیر ابن جریر میں ایک مرتبہ یک وقت ۳۰۰ نبیوں کا قتل ہونا بیان ہے

بائبل کا فیصلہ

گو مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے تو عداوت حضرت محمود ایدہ اللہ الودود میں یہاں تک لکھ دیا ہے کہ:-

"یہ بالکل غلط ہے کہ کوئی سچا نبی کبھی قتل ہوا ہو۔ تورات شریف اور قرآن مجید دونوں اس پر گواہ ہیں"

(پیغام صلح ۲۸- اگست ۱۹۴۶ء ص ۸)

مگر شملوی صاحب کے خیال خام کی جہاں انکے حضرت امیر نے از روئے "قرآن مجید" سو فیصدی تردید کر رکھی ہے وہاں "تورات شریف" کا جواب یوں دیا ہے کہ:-

"بائبل کے بعض حوالجات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے فی الواقع بھی بعض نبیوں کو قتل کیا۔ مگر قتل کے معنی ابطال الموت بھی آتے ہیں۔ ان دونوں معنوں کے لحاظ سے بھی الفاظ قرآنی کی تفسیر ہو سکتی ہے"

(بیان القرآن ص ۷۲)

شملوی صاحب کی "نخوت۔ خود پسندی اور خود اختیاری"

مندرجہ بالا حقائق سے ظاہر ہے کہ قرآن کریم[1]۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[2]۔ حکم عدل مسیح موعود علیہ السلام[3] مفسرین سلف[4]۔ جناب مولوی محمد علی صاحب[5] اور اخبار "پیغام صلح"[6] کے اقرار و اعتراف کے علاوہ بائبل[7] سے بھی یہی ثابت ہے کہ بلاشبہ بعض نبی مثل حضرت زکریا و یحیی علیہم السلام قتل ہوئے ہیں۔ پھر ایسے تنازعات کا "فیصلہ" کرانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو حکم عدل مسیح موعود علیہ السلام کو ٹھہرایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو آپ کے فیصلہ کو قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے اور اس کا مجھ سے کچھ تعلق نہیں کیونکہ:-

۱- "وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں دیکھتا اسلئے آسمان پر اس کی عزت نہیں"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۲۷)

۲- نیز حقیقۃ الوحی (ص ۳۱۲) میں تحریر فرمایا کہ:-

"وہ مسیح موعود جو اس امت میں سے ہوگا وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے حکم ہوگا یعنی جسقدر اختلافات داخلی اور خارجی موجود ہیں ان کو دور کرنے کے لئے خدا اسے بھیجے گا اور وہی عقیدہ سچا ہوگا جس پر وہ قائم کیا جائے گا۔ کیونکہ خدا اسے راستی پر قائم کریگا اور وہ جو کچھ کہیگا بصیرت سے کہے گا"

بالآخر میں از راہ ہمدردی و خیر خواہی شیخ مصری صاحب سے انہی کے الفاظ میں ان کو یہ توجہ دلانا ضروری خیال کرتا ہوں کہ وہ بھی:-

"خدارا غور کریں کہ نادان مخالفین مسیح موعود کے ہم نوا ہو کر انہوں نے کس سے قطع کیا اور کس سے تعلق کا نٹھا"

(الفضل ۲۷ جنوری ۱۹۲۲ء)

وقار عمل

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

"ہر محلہ کے خدام اپنے محلہ کی صفائی کے ذمہ وار قرار دیئے جائیں۔ اور بجائے مہینہ یا دو مہینہ کے بعد جمع ہو کر کسی سڑک پر مٹی ڈالنے کے میرے نزدیک یہ طریق بہت مفید ثابت ہوگا کہ گلیاں اور سڑکیں محلہ وار تقسیم کر دی جائیں کہ فلاں گلی اور سڑک کا فلاں محلہ ذمہ وار ہے اور اس کی صفائی اور درستی نہ ہونیکی صورت میں اس سے پوچھا جائیگا اسی طرح محلہ کے گھروں کے متعلق بھی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بنا کر خدام میں تقسیم کر دئے جائیں اور وہ ان گھروں کے سامنے کی صفائی کے ذمہ دار ہونگے۔ ہر مہینہ ایکدن معائنہ اور مقابلہ کے لئے مقرر کیا جائے اور تمام محلوں کا دورہ کر کے دیکھا جائے کہ کس محلہ کی صفائی سب سے اچھی ہے۔ جس محلہ کی صفائی سب سے اچھی ہو۔ اس کے خدام کو کوئی چیز انعام کے طور پر دی جائے۔ تاکہ تمام محلوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کی روح پیدا ہو۔ اگر اسطرح کام کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ نہایت ہی عمدہ طور پر قادیان کی صفائی کو قائم رکھا جا سکتا ہے۔ ایسے محلے جو بہت گندے ہیں ان محلوں کے خدام کی پہلے دوسرے محلوں کے خدام مدد کریں۔ اور ایکدفعہ اچھی طرح صفائی کرادی جائے۔ اسکے بعد وہ خود صفائی کے ذمہ دار ہوں"

حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام ۲ اخاء / ۲۵ ہش بروز جمعہ صبح ۶ ½ بجے سے ۹ ½ بجے تک وقار عمل منایا جا رہا ہے جس کیلئے محلہ جات دارالرحمت، دار العلوم۔ دار الفضل اور دار البرکات غربی کو منتخب کیا گیا ہے ان محلہ جات کے خدام اپنے اپنے محلوں میں کام کرینگے اور دوسری مجالس ان کی امداد کرینگی۔ اسیدن بعد نماز جمعہ ایک سب کمیٹی ان محلہ جات کا معائنہ کر کے رپورٹ کریگی۔ کہ کونسا محلہ اول اور دوم رہا ہے۔ جن کو مرکز کی طرف سے انعام دیا جائیگا۔ امید ہے کہ انصار اللہ بھی حسب دستور سابق خدام کیساتھ اس کام میں شریک ہوں گے۔ اور انکی حوصلہ افزائی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انڈونیشیا کی آزاد حکومت کے آئین کی تفاصیل

از مکرم مولوی محمد صادق صاحب مولوی فاضل مبلغ سماٹرا

(۳)

۱۱۔ مجلس شوریٰ کے اتفاق سے پریذیڈنٹ کو کسی دوسرے ملک سے اعلان جنگ صلح یا معاہدہ کا اختیار ہوگا۔

۱۲۔ پریذیڈنٹ خطرہ سے آگاہی کے متعلق خود اعلان کرے گا۔ خطرہ کی شرائط اور انجام قانون کے ماتحت ہونگے

۱۳۔ (الف) پریذیڈنٹ خود قونصل مقرر کرے گا۔ اور

(ب) پریذیڈنٹ ہی دوسرے ممالک کے قونصل کے داخلہ کی منظوری دے گا۔

۱۴۔ انعام دینا۔ جان بخشی یا موقوفی اور منسوخی اور بحال کرنا پریذیڈنٹ کے اختیار میں ہوگا۔

۱۵۔ خطاب اور القاب دینا پریذیڈنٹ کا حق ہوگا۔

باب چہارم

۱۶۔ (الف) مجلس آئین کو قوانین مقررہ کے مطابق ترتیب دیا جائیگا:۔

(ب) اس مجلس کا فرض ہوگا۔ کہ پریذیڈنٹ کے سوال کا جواب دے۔ اور اسے یہ بھی حق ہوگا۔ کہ وہ اپنے اصول کو حکومت کے سامنے پیش کر سکے۔

باب پنجم

۱۷۔ (الف) پریذیڈنٹ کے ساتھ دوسرے وزراء بھی کام کریں گے۔

(ب) وزراء کا انتخاب یا موقوفی پریذیڈنٹ کے ہاتھ میں ہوں گے۔

(ج) وزراء مختلف ڈیپارٹمنٹ کے ذمہ دار افسر ہوں گے۔

باب ششم

۱۸۔ انڈونیشیا کے چھوٹے بڑے صوبجات کی تقسیم تحدید اور ان میں سے ہر ایک کی حکومت کی تشکیل رعیت کے مشورہ اور صوبجات کے حالات کے مطابق مقررہ قوانین کے ماتحت ہوگی۔

باب ہفتم

۱۹۔ (الف) اسمبلی قوانین مقررہ کے مطابق ترتیب دی جائے گی۔

(ب) اسمبلی کا سال میں کم از کم ایک دفعہ اجلاس ہوا کرے گا۔

۲۰۔ ہر ایک نئے قانون کے لئے اسمبلی کی منظوری کی ضرورت ہوگی۔

(ب) اگر اسمبلی کسی تجویز یا قانون سے متفق نہ ہو۔ تو اسے اسمبلی کے اس اجلاس میں پیش نہ کیا جائے گا۔

۲۱۔ (الف) اسمبلی کا ہر ممبر اپنی تجاویز پیش کرنے کا حقدار ہوگا۔

(ب) گو اسمبلی کسی تجویز کی منظوری دیدے۔ مگر پریذیڈنٹ منظوری نہ دے تو اس تجویز کو اسمبلی کے اجلاس میں پیش نہ کیا جائے گا۔

۲۲۔ (الف) ہر خطرناک زمانہ میں بحالت مجبوری پریذیڈنٹ وضع قوانین کا حقدار ہوگا

(ب) ان قوانین کا اسمبلی کے آئندہ سب سے پہلے اجلاس میں منظوری کے لئے پیش ہونا ضروری ہوگا۔

(ج) اگرچہ اسمبلی اس کی منظوری نہ دے۔ تو بھی اس قانون کی اطاعت ضروری ہوگی۔

باب ہشتم

۲۳۔ (الف) بجٹ ہر سال قانون کے مطابق مقرر کیا جائے گا۔

(ب) اگر اسمبلی حکومت کے مجوزہ بجٹ کی منظوری نہ دے۔ تو حکومت گذشتہ سال کے بجٹ پر عمل کرے گی۔

(ج) ملکی ضروریات کے لئے ہر قسم کا ٹیکس قانون کے مطابق مقرر ہوگا۔

(د) سکے کی وضع اور قیمت قانون کے مطابق مقرر ہوگی۔

(ر) ملکی مالیات کا انتظام کلیتہً قانون کے مطابق ہوگا۔

(س) مالیات ملکی کی تحقیق کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی جائے گی۔ جو اپنی تحقیقات اسمبلی کے سامنے پیش کرے گی۔

باب نہم

۲۴۔ (الف) عدالت کا کام ایک محکمہ کے سپرد ہوگا۔ جو اسے حکومت کے قوانین کے مطابق چلانے کا مختار ہوگا۔

(ب) اس محکمہ کا اختیار مقررہ قوانین کے ذریعہ مقرر کیا جائے گا۔

۲۵۔ حاکم بننے اور اس عہدہ سے موقوف کئے جانے کے متعلق قانون مقرر ہوں گے۔

باب دہم

۲۶۔ (الف) انڈونیشیا کے اصلی باشندے اور وہ لوگ جنہیں حکومت کا قانون حق دے۔ جمہوریت انڈونیشیا کی رعیت شمار ہوں گے

(ب) رعیت بننے کے متعلق شرائط قوانین کے ذریعے مقرر کئے جائیں گے

۲۷۔ (الف) رعیت کا ہر فرد حکومت میں برابر شریک ہوگا۔ اور بلا استثناء رعیت کے ہر کس کا فرض ہوگا۔ کہ وہ حکومت اور قانون کا پورا پورا احترام کرے

(ب) ہر کس اس کام اور روزگار کا حقدار ہوگا۔ جو اس جیسے انسان کے مناسب حال ہو۔

۲۸۔ (الف) اجتماع تحریری اور تقریری طور پر اظہار خیالات کی آزادی کے متعلق قوانین مقرر ہوں گے۔ جس کی تعمیل ضروری ہوگی۔

باب گیارہ

۲۹۔ (الف) جمہوریت انڈونیشیا خدائے واحد کی قائل ہے۔

(ب) حکومت انڈونیشیا اس بات کی ذمہ دار ہوگی کہ رعیت کا ہر فرد کسی مذہب کے اختیار کرنے اور اپنے مذہب کے مطابق عبادت گذارنے میں پورا پورا آزاد ہو۔

باب بارہ

۳۰۔ (الف) رعیت کے ہر فرد کا فرض ہے۔ کہ سب ملکر ملک کی حفاظت کریں۔

(ب) حفاظت اور دفاع کی شرائط اور طریقے قانون کے ذریعہ مقرر ہوں گے۔

باب تیرہ

۳۱۔ (الف) رعیت کا ہر فرد اس بات کا حقدار ہے۔ کہ اسے تعلیم دیجائے۔

(ب) حکومت تعلیم کا ایسا کورس اور طریق تجویز کرے گی جو موزوں ہو جسے قوانین کے ماتحت جاری کیا جائیگا۔

۳۲۔ حکومت انڈونیشیا۔ انڈونیشین [illegible] کو اپنا سب [illegible] کرنے کی کوشش کرے گی۔ (باقی)

نتیجہ امتحان کتاب تبلیغ ہدایت

نمبر شمار	نام امیدوار	حاصل کردہ نمبر
	ملتان	
۶۶	محترمہ حمیدہ بیگم آف جھنگ اہلیہ چوہدری محمد حسین ہیڈ کلرک	۷۹
۶۷	بیگم شیخ مسعود احمد رشید صاحب	۸۹
	کراچی	
۶۸	محترمہ فضیلت بانو بنت مرزا عنایت اللہ بیگ	۹۰
۶۹	" مائنو بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عیسیٰ خان	۸۲
۷۰	" صفیہ بیگم اہلیہ اللہ داد صاحب	۹۳
۷۱	" امۃ الحمید بنت میر مرید احمد صاحب	۵۵
	کانپور	
۷۲	محترمہ ناصرہ بیگم حرم مرزا رفیق احمد صاحب دی ستارہ ٹریڈنگ کمپنی باغ	۸۰
	نئی دہلی	
۷۳	محترمہ حمیدہ اختر صاحبہ	۵۱
۷۴	امۃ القیوم ساجدہ بنت ایس جی حسنین ۳۹ بیرڈ روڈ	۷۰
۷۴	محترمہ سنجیدہ صدیقہ ۱۰ لنک سکوائر	۸۴
۷۵	" گلزار بیگم فاطمہ بیرڈ روڈ	۶۷
۷۶	محترمہ سائرہ بیگم عفیفہ شیخ غلام حسین صاحب	۹۶
۷۷	محترمہ بشریٰ بیگم خالدہ	۶۶
۷۸	" ناصرہ بیگم بنت مرزا محمد حسین صاحب	۷۵
۷۹	" امۃ العزیزہ بیگم صاحبہ	۴۷
۸۰	" امۃ الحفیظ "	۸۸
	رعیہ	
۸۱	محترمہ سردار سلطان	۷۰
	زیرہ فیروزپور	
۸۲	محترمہ اقبال بیگم صاحبہ	۷۳
۸۳	" بشیر اختر بنت عنایت اللہ شاہ	۷۲
	گولیکی ضلع گجرات	
۸۴	محترمہ ناصرہ طاہرہ صاحبہ	۹۳
۸۵	حمیدہ بیگم صاحبہ	۹۰ دوئم
	یو۔ پی	
۸۶	محترمہ اقبال خاتون بنت چوہدری غلام علی خان	۹۲
	شیخ پور ضلع گجرات	
۸۷	محترمہ [illegible] بیگم [illegible]	[illegible]

۸۸ محترمہ نذیر بیگم بنت جہاں خانصاحب ۷۱
۸۹ " سیدہ امۃ العزیز صاحبہ ۸۰
۹۰ سیدہ زبیدہ بیگم اہلیہ سید محمود احسن شاہ سکین ۷۲

کھاریاں

۹۱ " ناظرہ بیگم ۴۱
۹۲ " سلیمہ بیگم ۷۱
۹۳ " رابعہ بیگم بنت چوہدری میاں محمد ابراہیم صاحب ساکن اسماعیلہ ضلع گجرات ۷۶

چابکسوار لاہور

۹۴ محترمہ صفیہ ممتاز ۷۸
۹۴۵ " زینب بیگم حسن ۸۱
۹۵۶ " نصیرہ بیگم قادیانی ۸۴

۹۶ محترمہ صالحہ نسرین ½ ۹۷ سوئم
۹۸ " ثریا جبیں ۴۲
۹۰ " امۃ المظہرہ بیگم ۵۰
۹۱ " سراج بیگم مسلم ٹاؤن ۶۹
۹۲ " فرخ سلطانہ لاہور ۳۹
۹۳ " حمیدہ اختر بنت ملک محمد رفیق صاحب ۷۱

جالندھر شہر

۹۴ محترمہ بیگم صاحبہ چوہدری دوست محمد خانصاحب ایم اے محلہ پکا باغ ۸۳

امرتسر شہر

۹۵ محترمہ حبیبہ صغریٰ قانتہ ہوشیارپور ۸۰
۹۶ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ۵۸

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۸ ستمبر: مسٹر سبھاش چندر بوس کی گرفتاری کے سلسلے میں جو وارنٹ گرفتاری گذشتہ سالوں میں جاری ہوئے تھے۔ نئی عبوری حکومت نے ان سب کو منسوخ کر دیا ہے

کراچی ۱۰ ستمبر: وزیر اعظم سندھ غلام حسین ہدایت اللہ نے ایک بیان میں کہا۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ کہ سندھ کی مسلم لیگ وزارت کو شکست دلانے کے لئے پنڈت نہرو اور اُن کے رفقاء دستر سے پرہ یا ؤ ڈال رہے ہیں۔ گو کانگرس اتنک یہی کہتی رہی ہے۔ کہ نئے آئین کے ماتحت صوبوں کو پوری آزادی ہو گی۔ لیکن اختیارات ملتے ہی اس نے مسلم اکثریت کے صوبوں کی آزادی کو کچل دینے کی مہم شروع کر دی ہے۔

نئی دہلی ۸ ستمبر ساڑھے آٹھ بجے شب پنڈت جواہر لال نہرو نے آل انڈیا ریڈیو سے ایک تقریر کی۔ تقریر جے ہند کے الفاظ سے شروع کی۔ اور انہی الفاظ پر ختم کی۔ آپ نے کہا۔ مکمل آزادی کی امید نے مجھے اور میرے رفقاء کو حکومت کی ذمہ داریاں قبول کرنے پر آمادہ کیا ہے۔ ابھی مکمل آزادی کی منزل دور ہے۔ اور اس کے راستے میں کئی مشکلات حائل ہیں۔ آزادی کسی خاص قوم یا گروپ کے لئے نہیں ہوگی بلکہ سارے ملک کے لئے ہوگی ہندوستان دنیا کی دوسری اقوام کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھائیگا۔ اور ایک آزاد قوم کی حیثیت میں بین الاقوامی کانفرنسوں میں شریک ہوگا۔ نئی حکومت عوام کا معیار زندگی بلند کرے گی۔ بدحال عوام کی امداد کرے گی۔ دیگر ممالک سے غذائی امداد حاصل کرنے کی پوری کوشش کرے گی اور نشقاق کی سپرٹ کو ختم کرنے کے لئے جد و جہد کرے گی۔ دستور ساز اسمبلی کے اجلاس کے متعلق کہا۔ ہم بیٹھے وزارتی سکیم کے مطابق سیکشنوں میں کے لئے تیار ہیں۔ جہاں گروپوں کے قیام کا سوال زیر غور ہوگا۔ ہم اسمبلی کو طاقت آزمائی اور لڑائی جھگڑے کا اکھاڑہ نہیں بنائیں گے۔ بلکہ تمام اختلافی مسائل کو سلجھانے کی پوری کوشش کریں گے تمام ہندوستانیوں کو چاہیئے۔ کہ نئی حکومت کے ساتھ تعاون کریں۔

کراچی ۱۰ ستمبر: گورنر سندھ نے سندھ اسمبلی کے نئے سپیکر کے انتخاب کے لئے ۱۰ ستمبر کی تاریخ مقرر کی ہے۔

نئی دہلی ۹ ستمبر: نئی عبوری حکومت کے دو مزید ممبروں نے آج اپنے عہدوں کا چارج لے لیا۔ مسٹر سی راج گوپال اچاریہ بھی مدراس سے بذریعہ طیارہ دہلی روانہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے۔ کہ کل آپ بھی اپنے محکمہ کا چارج لے لیں گے۔

بمبئی ۹ ستمبر: رات کو چھرا گھونپنے کے دو واقعات ہوئے۔ ایک جگہ آگ لگا دی گئی۔ اور ایک مقام پر فریقین نے ایک دوسرے پر پتھراؤ کیا۔ آج صبح سے لیکر اس وقت تک چھرا گھونپنے کی دو مزید وارداتوں کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ ویسے شہر کے اکثر علاقوں میں حالت کافی سدھر گئی ہے

کلکتہ ۹ ستمبر: آج چھرا گھونپنے کی دو وارداتیں ہوئیں۔ پولیس سرگرمی کے ساتھ فسادی عنصر کو گرفتار کر رہی ہے

ناگپور ۹ ستمبر: اچھوت فیڈریشن کے ۲۷ ارکان لئے جن میں ۵ عورتیں بھی شامل تھیں۔ آج اسمبلی کی عمارت کے قریب سول نافرمانی کی۔ سب کو گرفتار کر لیا گیا۔ لیکن اسمبلی کا اجلاس برخاست ہونے پر انہیں رہا کر دیا گیا۔

بمبئی ۹ ستمبر: مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں فرمایا۔ اگر حکومت برطانیہ مساوات کے اصول کو تسلیم کر کے مزید گفت و شنید کے لئے مجھے لندن بلائے۔ تو میں اس دعوت کو قبول کر لوں گا۔ اس صورت میں میں مرکزی کی موجودہ عبوری حکومت کو تسلیم کرنے کو بھی تیار ہوں۔ لیکن اگر برطانیہ نے ایسا نہ کیا۔ تو اسلامی ہند ہر صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے۔ موجودہ دور میں جبکہ برطانیہ اور امریکہ کے تعلقات روس کے ساتھ کشیدہ ہو رہے ہیں مسلمانان ہند نہ جانے مشتعل ہو کر کیا کچھ کر گذریں۔ لیکن وہ جو کچھ بھی کریں اس کی ذمہ داری برطانیہ کی موجودہ پالیسی پر ہو گی۔ اگر مجھے گرفتار کیا گیا۔ تو میں بخوشی جیل جانے کو تیار ہوں۔ آپ نے کانگرس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ کانگرس ہمیں میٹھا چھرا گھونپنا چاہتی ہے لیکن وہ محض زبانی طفل تسلیوں اور میٹھی باتوں سے اب مسلمان قابو میں نہیں آسکتے افسوس کہ لیبر حکومت اپنی ناتجربہ کاری کی وجہ سے کانگرس کے داؤ میں آگئی۔ وہ اصل صورت حالات کو سمجھنے میں بالکل ناکام رہی ہے۔ آخر میں آپ نے فرمایا۔ آنے والے ایام ہندوستان کے عوام کے لئے بڑے پر مصائب اور تاریک ہیں۔

بابو عزیز الدین صاحب مرحوم کی اہلیہ کا افسوسناک انتقال

لنڈن ۹ اگست۔ حسب ذیل تار بنام الفضل موصول ہوئی ہے۔

بابو عزیز الدین صاحب مرحوم و مغفور کی اہلیہ یعنی عبد العزیز صاحب کی والدہ محترمہ کا آج انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔